REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۱ اخاء ۱۳۳۷ھش ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سارے ملک میں عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں گر رہی ہیں

کراچی میں خوردنی تیل، صابون، گھی اور کپڑے کی قیمتوں میں ۱۰ سے بیس فیصدی تک کمی

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد سے ملک بھر میں عام استعمال کی چیزوں کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ کراچی کی مختلف مارکیٹوں کے نرخوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہاں گذشتہ دو دن کے اندر اندر اشیائے خوردنی تیل صابن۔ بناسپتی گھی۔ اور کپڑے کی قیمتوں میں دس سے ۲۰ فیصدی تک کمی ہو چکی ہے۔ اور یہ کمی ذخیرہ کئے ہوئے مال کے مارکیٹ میں آنے سے واقع ہوئی ہے۔ لاہور میں بھی دوکانداروں نے تقریباً تمام ضروریات زندگی کے نرخوں میں دس سے لیکر پندرہ فی صد تک کمی کر دی ہے۔ لاہور کی غلہ منڈی میں دو روز قبل دیسی گھی ساڑھے چھ اور ساڑھے چھ روپے فی سیر کے درمیان فروخت ہو رہا تھا۔ لیکن کل دیسی گھی ساڑھے پانچ یا پونے چھ روپے سیر فروخت ہوتا رہا۔ بناسپتی گھی کا نرخ بھی چار روپے فی سیر سے گر کر سوا تین روپے فی سیر ہو گیا۔ اب لاہور میں سرسوں کے تیل کی قیمت سوا دو روپے سیر ہے۔ اس سے قبل تیل تین روپے سیر سے کم نہیں ملتا تھا۔ اسی طرح شہر میں دودھ ۱۰ آنے سے کم ہو کر آٹھ آنے سے فروخت ہو رہا ہے۔ اور دہی کا بھاؤ ۹ آنے سیر ہے۔ دودھ سے بنی ہوئی اشیاء کے نرخ بھی کم ہو گئے ہیں۔ چند ماہ قبل برفی کا نرخ ۳ روپے سیر مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن کل برفی اور اسی قسم کی دوسری اشیاء اڑھائی اور پونے تین روپے سیر کے درمیان فروخت ہوتی رہیں۔ دالیں۔ چاول۔ گرم مصالحے دیسی کھانڈ اور کپڑے دھونے کے صابن کی قیمت بھی تین چار روز قبل کے مقابلے میں اب بہت کم ہے۔ چنانچہ دالیں چند روز قبل روپے سوا روپے سیر فروخت ہو رہی تھیں۔ کل بارہ آنے اور چودہ آنے کے درمیان فروخت ہوتی رہیں۔ گرم مصالحے ہلدی مرچ کی قیمتوں میں بارہ آنے فی سیر تک کمی آگئی ہے۔ مرچوں کی نئی فصل کئی دنوں سے بازار میں آگئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود دو روز قبل قیمتوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا تھا۔ اب اعلیٰ قسم کی سرخ مرچ کا بھاؤ گر کر دو روپے فی سیر ہو گیا ہے۔ اسی طرح دیسی کھانڈ کا اب زیادہ سے زیادہ نرخ ایک روپیہ سیر ہے۔

کلاتھ مارکیٹ میں بھی قیمتوں میں کمی کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ سوتی کپڑے کے نرخوں میں چھ آنے سے لے کر بارہ آنے فی گز تک کمی ہو گئی ہے۔ اور ریشمی کپڑے کی قیمت میں کمی کا اندازہ ڈیڑھ روپے فی گز تک ہے گرم کپڑے کی قیمتیں بھی پانچ اور چھ روپے فی گز تک گر گئی ہیں کپڑے کی قیمتوں میں کمی کے باوجود دکانداروں کی بیسی کی بھیڑ نظر نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی قیمتوں میں اور کمی کا امکان ہے۔

ڈیرہ غازی خاں میں گندم کے نرخ میں ۱۰ روپے فی من کمی

چھ اشخاص ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ کے الزام میں گرفتار

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخاں نے اگلی شام ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ گندم کے ذخائر پر اچانک چھاپوں کے بعد ڈیرہ غازیخاں شہر میں گندم کے نرخ ۲۲ روپے من سے کم ہو کر ۱۲ روپے چھ آنے من (کنٹرول ریٹ) ہو گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے چھ اشخاص کو اناج کا ذخیرہ اور ملاوٹ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

تونس کے سابق وزیراعظم کو سزا

تونس ۱۰ اکتوبر۔ تونس کی ہائیکورٹ نے ایک سابق وزیراعظم طاہر بن عمر اور ان کی بیوی کو چار ماہ قید اور ایک کروڑ فرانک جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ ان دونوں پر تونس کے سابق بے کے جواہرات حاصل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ طاہر بن عمر ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۶ء تک تونس کے وزیراعظم تھے۔ قید کی سزا پر سردست عمل درآمد نہیں ہوگا۔

سابق وزیر دفاع محمد ایوب کھوڑو گرفتار کر لئے گئے

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کی نشر کردہ اطلاع کے مطابق سابق وزیر دفاع محمد ایوب کھوڑو گرفتار کر لئے گئے ہیں ان کی گرفتاری چور بازاری کے الزام میں عمل میں آئی ہے۔

حفاظتی کونسل کے ۳ نئے رکن

نیویارک ۱۰ اکتوبر۔ ارجنٹائن۔ اٹلی اور تونس اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے رکن منتخب کر لئے گئے ہیں۔ یہ ممالک کونسل میں عراق، کولمبیا اور سویڈن کی جگہ لیں گے۔

جنرل محمد موسیٰ ڈپٹی کمانڈر انچیف بن گئے

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ پاکستانی بری فوج کے چیف آف سٹاف لفٹننٹ جنرل محمد موسیٰ کو بری فوج کا ڈپٹی کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس حکم پر فی الفور عمل شروع ہو گیا ہے وہ تا حکم ثانی چیف آف سٹاف کے فرائض بھی ادا کرتے رہیں گے۔

بی۔ اے اور ایم۔ اے کے امتحانات

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں بی۔ اے اور بی ایس سی کے امتحانات ۱۶ اپریل سے اور ایم۔ اے۔ ایم ایس سی کے امتحانات ۱۹ مئی سے شروع ہوں گے۔

پوپ انتقال کر گئے

ڈانی گان ۱۰ اکتوبر۔ کل علی الصبح پوپ دوازدہم انتقال کر گئے۔ انہیں گذشتہ چند دن سے دل کے دورے پڑ رہے تھے وہ پرسوں سے بے ہوش پڑے تھے۔ اور ان کی حالت لحظہ بہ لحظہ بگڑتی جا رہی تھی۔ پوپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ اور رومن کیتھولک چرچ کے ۲۶۱ ویں مذہبی پیشوا تھے۔ پوپ کی حیثیت سے ان کا انتخاب ۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو ہوا تھا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اکتوبر

الہامی مذاہب

جناب احمد عبداللہ مسدوسی صاحب نے جن کی زندگی اکثر علمی اور قومی کاموں میں گزری ہے۔ اور جو اردو کالج کراچی میں آجکل ایل ایل۔بی کی جماعتوں کو قانون پڑھاتے ہیں۔ اور اپنا زیادہ وقت علمی اشغال میں صرف کر رہے ہیں حال ہی میں ایک ضخیم جلد "مذاہب عالم" کے نام سے تالیف کی ہے۔ جس کو خود فاضل مصنف نے "ایک معاشرتی یا سیاسی جائزہ" بیان کیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ فاضل مصنف نے دنیا کے مختلف بڑے بڑے مذاہب کے اعداد و شمار اور دنیا کے مختلف خطوں میں ان کے آثار اور تعلیمات کے متعلق معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ اس ۵۰۰ صفحات کی کتاب میں بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کیا ہے فاضل مؤلف نے شروع میں مذہب کے مختلف تصورات گنوائے ہیں۔ اور مذاہب کو مختلف اقسام میں تقسیم کر کے ہر نوع کی خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ جہاں تک علمی نقطۂ نظر کا تعلق ہے۔ سطحی طور پر یہ مختلف تصورات صحیح ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک تقسیم الہامی اور غیر الہامی مذاہب کے نام پر کی ہے لیکن ہمیں فاضل مولف سے اس لحاظ سے اختلاف ہے۔ ہماری دانست میں بنیادی طور پر تمام مذاہب الہامی ہیں۔ لیکن امتداد زمانہ سے انسانی عقلیت اور جذباتیت نے ان کی بنیادی حقیقت پر دبیز پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کی اصل شکل موجود نہیں رہی۔ یہ پردے عموماً فلسفہ بت پرستی اور رسومات کی صورت میں ڈالے جاتے رہے ہیں۔

بعض جن مذاہب کو فاضل مصنف نے غیر الہامی قرار دیا ہے۔ مثلاً ہندوازم یا بدھ ازم اس میں کوئی شک نہیں کہ ان مذاہب کے متعلق ان کے پیروؤں کے بت پرستانہ رسومات میں انہماک کی وجہ سے بادی النظر میں انہیں شاید غیر الہامی سمجھا جائے۔ لیکن اگر ان مذاہب کی تاریخ اور تعلیمات کا بغور وسیع مطالعہ کیا جائے۔ تو یقیناً ثابت ہو جائے گا۔ کہ ان مذاہب کی ابتداء بھی دراصل الہامی ہی ہے۔

ان مذاہب کو غیر الہامی قرار دینے کی وجہ یہی ہے کہ فاضل مولف نے ان مذاہب کی اصل تعلیمات کو نظر انداز کیا ہے۔ لیکن جن مذاہب کو مثلاً اسلام عیسائیت اور یہودیت کو انہوں نے الہامی قرار دیا ہے۔ ان کی اصل تعلیمات کا تفصیل کے ساتھ ان کے سامنے تھیں ہندوازم اور بدھ ازم کی موجودہ صورت ان کی اصل حقیقت سے اتنی ہٹ گئی ہوئی ہے۔ کہ ایسا مغالطہ لگ جانا غیر متوقع نہیں۔ چنانچہ یہ مغالطہ حال کے بڑے بڑے مفکرین کو بھی لگتا ہے۔ اور اسی مغالطہ کی بناء پر کئی قسم کے اور مغالطے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو مختلف مذاہب کی حقیقی قیمت متعین کرنے میں حائل ہو جاتے ہیں۔ یہ مغالطہ اسی نوعیت کا ہے جس طرح ازمنہ وسطیٰ کے عیسائیوں کو اسلام کے متعلق لگتا رہا ہے۔ اور اب بھی عموماً لگ رہا ہے۔ اگرچہ بعض حال کے مغربی مصنف جیسے کہ ٹوئن بی وغیرہ ایسا مغالطہ سے نکل چکے ہیں۔ پھر موجودہ عیسائیت مسلمانوں کے نقطہ نظر سے سراسر غیر الہامی ٹھہرتی ہے۔ اور یہی حال یہودیت کا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خود اسلام کے مختلف فرقے ایک دوسرے کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ ان مختلف فرقوں کی نظر میں اپنے سوا باقی اسلامی فرقے الہامی مذہب سے ہٹ چکے ہیں۔ اور ان کا اسلام وہ نہیں رہا۔ جو قرآن و سنت سے ثابت ہوتا ہے۔

اس طرح وسیع تر تقسیم صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ مذہب اور غیر مذہب۔ مذہب میں تمام وہ عقائد آتے ہیں۔ جو الہام پر انحصار رکھتے ہیں۔ جسکو ہم اسلامی اصطلاح میں ایمان کہہ سکتے ہیں۔ اور غیر مذہب میں تمام وہ باتیں شامل ہیں جو عقلیت اور جذباتیت کی پیداوار ہیں۔ جن کو ہم اسلامی اصطلاح میں کفر و شرک کا نام دیتے ہیں۔

گویا ایمان کے مقابلہ میں دو تکوینی قوتیں عقلیت اور جذباتیت صف آراء ہیں اور عقائد میں جو رنگا رنگی اور بوقلمونی چلی آتی ہے وہ ایمان پر انہی دو قوتوں کے حملوں سے پیدا ہوتی ہے جہاں عقلیت انسان کو تمام مابعد الطبیعی حقائق سے بدیقین کر دیتی ہے وہاں جذباتیت اس کو ہر چیز میں الوہیت کا سماں دکھاتی ہے۔

تمباکو اور حقہ نوشی

مندرجہ عنوان کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات تمباکو نوشی اور حقہ نوشی کے متعلق ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء کے الفضل میں درج کر کے بتایا جا چکا ہے۔ کہ آنجناب نے اسے لغو افعال میں داخل فرمایا ہے۔ اور مومن کی شان ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ کہ وہ لغویات سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ نیز ان ارشادات میں درج ہے۔

"اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے" (البدر ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے۔ اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کا ملخص یہ ہے۔ "میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنج وقت نمازیں حاضر نہیں ہوتے تھے ...... اور بعض ایسے تھے۔ کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اسلئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے (قادیان) سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کے لئے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ حقہ کا ترک اچھا ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی تھی۔" (فتاوے احمدیہ جلد دوم ص۵۹)

یہ مختصر نوٹ احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے ہے۔ ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس لغو فعل سے اجتناب کریں۔ اور پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم ہو کر نیک نمونہ بنیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسلماں از سرِ نو پھر مسلماں ہو تو سکتا ہے

دلوں میں پھر سے پیدا نورِ ایماں ہو تو سکتا ہے
مسلماں از سرِ نو پھر مسلماں ہو تو سکتا ہے۔

عزائم اب بھی سینوں میں اگر بیدار ہو جائیں
تو پھر شیرازۂ باطل پریشاں ہو تو سکتا ہے

تو اپنی قوتِ سوزِ درونِ ہی سے نہیں واقف
وگرنہ تو وہ قطرہ ہے جو طوفاں ہو تو سکتا ہے

مسیح قادیاں کو گر مسیحا مان لے اپنا
تمہارے درد کا اے روح درماں ہو تو سکتا ہے

گدائی پر ہی یہ ناداں قانع ہو گیا ورنہ
مسلماں آج بھی دنیا کا سلطاں ہو تو سکتا ہے

قسم ہے مجھ کو اپنے دیدۂ خونبار کی اسلم
بیاباں اب بھی رشکِ صد گلستاں ہو تو سکتا ہے

سرزمین سپین میں احمدی مبلغ کے ذریعے تبلیغ اسلام

پادریوں کی طرف سے شدید مخالفت لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعے پیغام حق

(از مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام مقیم میڈرڈ سپین بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

Granga میں تبلیغ

میڈرڈ کے قریب ایک گاؤں ہے وہاں قریباً تین ہفتہ تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ باوجودیکہ انفرادی تبلیغ کرتا رہا چرچ والوں کے پاس شکایت فوراً پہنچ گئی۔ کہ یہ صاحب اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں ایک روز ایک دوکان سے اپنے بچوں کیلئے دوائی خرید کر آرہا تھا۔ تو ہیڈ پادری صاحب بھی آگئے! اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ کہ آپکو معلوم نہیں کہ چونکہ ہمارا ملک سچے مذہب کا پیرو ہے۔ غیر کیتھولک مذہب کو یہاں قانوناً تبلیغ کی اجازت نہیں لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا۔ اور انکو مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کی ہتک کرتا ہے۔ میں نے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ بات درست نہیں، ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور حضرت مریم کو مقدس خاتون سمجھتے ہیں۔ مگر پادری صاحب شور مچا کہ لوگوں کو اکساتے رہے اور بڑے تکبر اور نخوت سے کہتے چلے گئے ہیں تمہارے ساتھ بات تک کرنا نہیں چاہتا دکانوں میں داخل ہو کر لوگوں کو منع کرنے لگا۔ کہ اس شخص سے ہرگز بات نہ کرو۔ اور کوئی سوال نہ کرو۔ اس مخالفت کے نتیجے میں لوگوں کو زیادہ شوق اور دلچسپی پیدا ہو گئی اور اکثر لوگ دریافت کرنے لگے کہ پادری صاحب کیوں ناراض ہو رہے تھے اس طرح بہت سے لوگوں تک اسلام کی سچائی کا پیغام پہنچ گیا۔

گاؤں کے حاکم اعلیٰ کے پاس شکایت

پادری صاحب اتنے پر تو خاموش نہ ہونے والے تھے۔ انہوں نے گاؤں کے سرکاری افسر اعلیٰ کے پاس شکایت کی اور انہوں نے آدمی بھجوا کر مجھے طلب کیا۔ ہر گاؤں میں ایک میئر ہوتا ہے جن کے پاس میڈرڈ سے قرآن کریم کا ہسپانوی ترجمہ لے گیا۔ سورۃ آل عمران اور سورۃ مریم کی آیات جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش وغیرہ کا ذکر ہے۔ نکال کر دکھایا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ ہم نعوذ باللہ حضرت مریم اور ابن مریم کو اللہ تعالیٰ کے مقدس انسان نہیں مانتے۔ ان کو اور ان کے سیکرٹری صاحب کو قریباً ایک گھنٹہ تبلیغ کی۔ نیز انہیں بتایا کہ حکومت کے اعلیٰ ارکان اور جنرل فرانکو بھی ہمارے سلسلہ کی کتب پڑھ چکے ہیں اس سے ان کی تسلی تو ہو گئی۔ مگر ساتھ ہی تنبیہ کر دی کہ برسرعام میں تبلیغ نہ کروں۔ انکو اسلام کا اقتصادی نظام بطور تحفہ مطالعہ کے لئے دیا۔ یہ صاحب مراکش میں کئی سال رہ چکے ہیں اور اسلام کے متعلق کچھ واقفیت رکھتے ہیں۔

انسپکٹر پولیس کی مداخلت

پادری صاحب اس پر بھی خاموش ہونے والے نہ تھے۔ صدر مقام سے دو انسپکٹران پولیس کو بلایا گیا۔ ان کی بھی گاؤں کے میئر کی طرح تسلی کی گئی! اور وہ نام وغیرہ نوٹ کر کے لے گئے۔ اور کاغذات وغیرہ بھی لے گئے۔ ان کو بھی قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ دکھایا کہ پادری صاحب کی شکایت بے جا ہے۔ اس گاؤں میں سپین کے مختلف شہروں کے لوگ موسم گرما گزارنے کے لئے آجاتے ہیں۔ چنانچہ کافی افراد کو تبلیغ کا موقعہ ملا اور ان کو ملاقاتی کارڈ تقسیم کئے۔ بعض احباب نے کتب سلسلہ بھی حاصل کیں۔ خاکسار ہر اتوار کو میڈرڈ آجاتا تھا۔ تا ملاقاتی لوگوں کی آمد جاری رہے۔ ڈھائی گھنٹہ کے بس کے سفر میں اسلامی مسائل کے متعلق گفتگو شروع ہو جاتی تھی! اور سفر کے خاتمہ پر سب کو مشن کا ایڈریس دے دیتا۔ اس طرح ہر سفر میں قریباً ۴۰ افراد کو اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔

اسلام کے متعلق گہری دلچسپی

صوبہ Segovia کے کئی ایک احباب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ایک وکیل صاحب اور ان کے ساتھیوں نے گہری دلچسپی لی۔ وہ عیسائیت سے تو بیزار ہیں۔ مگر اسلام کی سچائی کا علم انہیں نہ تھا انکو اسلام کا لٹریچر بھجوایا جائے گا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سفر آخرت کی تیاری رکھو

اسوقت میری غرض بیان کرنے سے یہ ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں میں خیال کرتا ہوں۔ شاید آئندہ سال جمع نہ ہو سکیں اور انہی دنوں میں میں نے ایک کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کے مصداق کون کون احباب ہونگے۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے۔ تا ہر ایک شخص بجائے خود سفر آخرت کی طیاری رکھے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ مجھے کسی کا نام نہیں بتلایا گیا۔ لیکن یہ میں اللہ تعالیٰ کے اعلام سے خوب جانتا ہوں کہ قضا و قدر کا ایک وقت ہے۔ اور ضرور ایک وقت اس فانی دنیا کو چھوڑنا ہے اس لئے یہ کہنا نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اور ہر دوست جو اس وقت موجود ہے۔ وہ میری باتوں کو قصہ گو کی داستان کی طرح نہ سمجھے بلکہ یہ ایک واعظ من جانب اللہ اور مامور من اللہ ہے۔ جو نہایت خیر خواہی اور سچی بھلائی اور پوری دلسوزی سے باتیں کرتا ہے۔

ان شاء اللہ۔

فلاسفی کے ایک پروفیسر کو تبلیغ

فلاسفی کے ایک پروفیسر اور ان کی اہلیہ صاحبہ سے توحید باری تعالیٰ اور کفارہ اور رد تثلیث پر کافی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ عیسائیت کی ہر بات "سربستہ راز" ہو کر ٹوٹ جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اس مسئلہ کو کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔

بارسیلونا میں تبلیغی خطوط

بارسیلونا میں زیر تبلیغ احباب کو فرنچ زبان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری بصورت ٹریکٹ بھجوا رہا ہوں۔ تا وہ کسی زبان جاننے والے سے ترجمہ کروا کر مضمون سے اطلاع پائیں۔ گو ضرورت تو یہ ہے کہ اہل سپین کو ہسپانوی زبان میں ٹریکٹ وغیرہ بھجوائے جائیں۔ مگر ابھی تک اس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ روزانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تین چار احباب کو خطوط لکھتا ہوں۔ جن میں انہیں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خطوط کے ذریعہ تبلیغ میں نہایت کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

قریباً تین صد کے اجتماع میں تبلیغ احمدیت کا موقعہ

یونیورسٹی میں لاء کالج کی عمارت میں اقوام متحدہ (U. N. O.) کے اجلاس کی ایک فلم تیار کی جا رہی ہے مجھے فوجی لباس میں پاکستان کا نمائندہ ہونے کی دعوت دی گئی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب کو تبلیغ کی۔

سب لوگ نہایت متاثر ہوئے اور نہایت دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ اسلام پر عیسائیت کے سکھائے ہوئے غلط اعتراضات کے جواب دئے۔ اکثر لوگوں نے مشن ہاؤس میں آنے کے لئے ملاقاتی کارڈ حاصل کئے۔ بعض نے کتب بھی حاصل کیں۔ چنانچہ ایک نوجوان طالب علم مشن میں آئے اور تحقیق حق کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ نہایت ذہین اور ہونہار طالب علم دکھائی دیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔ ایک لاء سٹوڈنٹ سیاسی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے سلسلے گئے اور اتوار کے روز مشن ہاؤس کریں آنے کا وعدہ کیا۔ عربی پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

ایک ہسپانوی ڈاکٹر کو تبلیغ

ایک ہسپانوی ڈاکٹر صاحب جو پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مشن ہاؤس میں آئے ان کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ایک مورنیش انجینئرنگ طالبعلم بھی آئے اور اپنے ساتھ ایک اور ہسپانوی طالب علم کو لائے۔ ان سب کو ایک گھنٹہ تک اسلام کی سچائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ دوسرے احباب بھی کتب سلسلہ مطالعہ کے لئے لے گئے ایک انگریز خاتون نے بھی اسلام کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ وہ ہماری لنڈن مسجد میں ایک دفعہ جا چکی ہیں

ویجی ٹیرین سوسائٹی کے سینٹر میں تبلیغ

[illegible] سوسائٹی کو اپنا سینٹر کھولنے کی اجازت ہے۔ ایک روز ان کے سنٹر میں گیا۔ ان کے پریذیڈنٹ کو دو گھنٹہ تبلیغ کی۔ اور باقی لوگ بھی گہری دلچسپی سے ہماری گفتگو سنتے رہے۔ پریذیڈنٹ صاحب پر میری باتوں کا گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اب وہ اسلام کا مطالعہ کریں گے۔ ان کی بیوی سوئس ہے جو آجکل سوئیٹزرلینڈ گئی ہوئی ہیں

اور یہ بھی رخصت لے کر وہاں جا رہے ہیں۔ میں نے ان کو زیورک میں اپنے مشن میں جانے کی تحریک کی ہے۔

احمدی احباب سے ملاقات

ایک نومسلم دوست عطاء اللہ صاحب مدت سے سپین سے باہر رہتے ہیں آجکل جرمنی میں ملازم ہیں۔ وہ ایک عرصہ کے بعد ملنے کے لئے آئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو جرمن زبان میں سلسلہ کا لٹریچر دیا۔

خلیل احمد صاحب سید محمد یوسف صاحب مشن ہاؤس لگا ہے گا ہے آتے رہتے ہیں۔

TARRASA سے ایک ڈاکٹر کا خط

ڈاکٹر صاحب بارسیلونہ میں کتب خرید کر لے گئے تھے اور اسلام کے متعلق کافی دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اُن کا خط ملا ہے کہ کتب انہیں بہت پسند آئی ہیں۔ وہ میڈرڈ آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ضرور وہ مشن ہاؤس میں بھی آئیں گے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد اپنے فضل سے تبلیغ کی راہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ انہیں دور فرمائے۔ اور سعید روحوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

قافلۂ قادیان کی اجازت نہیں ملی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

گو ابھی تک حکومت پاکستان کے واسطہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں پہونچی۔ مگر قادیان کی تار سے پتہ لگا ہے کہ حکومت بھارت نے اس سال بھی قافلہ قادیان کی اجازت نہیں دی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یہ تیسرا سال ہے۔ کہ انڈین گورنمنٹ قافلۂ قادیان کے متعلق مسلسل انکار کرتی چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالےٰ حکومت بھارت کو سمجھ عطا کرے۔ کہ وہ پر امن احمدیوں کو ان کے مقدس مقامات کی زیارت سے محروم کر رہی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کئی دوسرے پاکستانی قافلوں کو ہندوستان جانے کے لئے اور کئی ہندوستانی قافلوں کو پاکستان آنے کے لئے برابر اجازت مل رہی ہے۔ اب اس روک کو خدا کا فضل ہی دور فرمائے گا۔ وقال اللّٰہ سبحانہ

ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد

ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العظیم القدیر

جو دوست اپنے طور پر ویزا حاصل کر کے قادیان جا سکیں۔ وہ ضرور اس کے لئے کوشش فرمائیں۔ جلسہ قادیان کی تاریخیں ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ہیں

فقط خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء

احمدی والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کیلئے رسالہ تشحیذ الاذہان ضرور منگوائیں

— از سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ —

ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس ضرورت کو تشحیذ الاذہان کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو۔ اور جس غرض سے جاری کیا جا رہا ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں۔ تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گذشتہ زمانہ کی نسبت سے بہت بڑھ کر بے دینی بڑھانے والی اور مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو افراد کو پہنچتے ہیں۔ نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا۔ جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۲۳ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیئٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:-

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں۔"

"میں سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:-

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویّا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا . . . . لہو سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں مخالفت نہ کروں۔ تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔" (مطالبہ صفحہ ۳۲ تا ۴۷)

ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے اور اس سے روکا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

موجودہ زمانہ کی بدعات اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض

(از مکرم مولوی عمرالدین صاحب مولوی فاضل)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے جبکہ ظاہری اور باطنی فتنے پیدا ہو چکے تھے اور دین اسلام کی حالت سخت کمزور ہو چکی تھی۔ عیسائیوں اور غیر مذاہب کی طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے اور اپنے بیگانے ہو رہے تھے اور اسلامی احکام پر عمل ترک کر کے اسلام سے منحرف تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بیکس شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

ادھر اپنوں کی اگر یہ حالت تھی تو ادھر غیر مذاہب والے عیسائیوں اور آریوں کا یہ حال تھا کہ وہ مسلمانوں کو عیسائی اور آریہ بنا رہے تھے عیسائیوں نے ینابیع الاسلام اور ضربت عیسوی وغیرہ کتب شائع کیں۔ اور نعوذ باللہ قرآن کو ایک افتراء اور چرائی ہوئی کتاب قرار دیا۔ آریوں کے سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش شائع کی اور قرآن کریم پر الحمد سے لے کر والناس تک اعتراضات کئے۔ اور خدا کے نبیوں اور اسلام پر حملے کئے۔ ان ایام میں یقیناً اسلام ایک مظلومیت کی حالت میں تھا جس کا یہ صورت تھی ہے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین"

اس وقت علماء اور صوفیاء نے اسلام کا بیڑا غرق کیا تھا بعض علماء تو عیسائیت کا شکار ہو چکے تھے اور صوفیاء نے اسلام میں ایسی بدعات نکال لی تھیں کہ اسلام کو اصل صورت میں رہنے نہ دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان صوفیوں پر افسوس کہ انہوں نے دین میں بہت بدعات پیدا کر رکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی خواہشوں کا پیرو ہے۔ بہت سی بدعات کو انہوں نے اپنے گلے میں ڈال لیا ہے اور ان کے مفاسد پر خوش ہیں۔ برہمنوں اور کفار و فجار کی بدعات کی حفاظت کر رہے اور ان کے طریقوں سے انہوں نے اپنے لئے طریق اختیار کیا ہے۔ مثلاً توجہ کرنا اور دل کا جاری کرنا۔ اور قبروں پر بیٹھنا اور ان کا طواف کرنا۔ اور اہل قبور کے لئے سجدہ کرنا۔ اور ایسی باتیں اختیار کر کے خوش ہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ اپنی نمازوں میں اور نماز سے باہر اپنے پیروں کے تصور کو عبادت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس طریق کو اختیار کر کے وہ خدا کے ساتھ شریک قرار دے رہے ہیں۔ اور اپنے پیروں اور اپنے طریقوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کو دیکھا اور نہ ہم قرآن جانتے ہیں۔ ہمارا نبی ہمارا شیخ ہے۔ اور شیخ کے ملفوظات ہی ہمارا قرآن ہے۔ اور ہم اس بات میں راستی پر ہیں اس طریق سے وہ خدا اور مومنوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی بے سمجھی سے اپنی جانوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ یہ لوگ دیکھنے میں تقوی سے برہنہ اور راستی کے قدم اور شعار اسلامی سے خالی ہیں۔ اور ان کی معاش میں اور ان کے چہروں پر ان کے دل کے پوشیدہ بھید کے نشانات ہیں۔ وہ معاملات میں لومڑ ہیں اور جھگڑوں میں بھیڑیے ہیں۔ لوگوں کے عطایا سے خوش ہوتے ہیں اور نہ ملنے پر ترش روئی دکھاتے ہیں"۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"شاعروں کے شعروں کو اللہ کے کلام پر تقدم کرتے ہیں۔ اور شعر سن کر خوش ہوتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔ اور اگر خدا کا کلام سنیں تو انہیں نہ رونا آتا ہے اور نہ زاری کرتے ہیں۔ بخدا میں ان کے نقوش کو دیکھتا ہوں کہ وہ بگڑ گئے ہیں۔ اور اس بنجر ویران زمین کی طرح ہو گئے ہیں۔ جو خراب گھاس سے بھر گئی ہو"۔

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"پس ایسے حالات میں خدا تعالےٰ نے مجھے اس صدی کے سر پر تجدید دین کے لئے بھیجا۔ تاکہ لوگوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف نکالوں اور گمراہی اور فساد کے طریقوں سے تقوی کی راہ کی طرف منتقل کروں اور خدا نے مجھے وہ نور عطا کیا ہے جو دلوں کو صاف کرتا اور شک و شبہات کو زائل کرتا اور لوگوں سے تاریکی کو ہٹاتا ہے"۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ذکر الٰہی میں ان صوفیوں کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

"ذکر اللہ کو ان صوفیاء اور گدی نشینوں نے ایسے رنگ میں استعمال کیا ہے کہ اسے کچھ کا کچھ بنا دیا ہے اور اسلام نے اسے جس رنگ میں پیش کیا تھا۔ اس کا نام و نشان بھی نہ رہنے دیا۔ چنانچہ ذکر اللہ کیا ہے کہ دل سے آواز نکال کر سر تک لے جائی اور اس زور سے چیخا جائے کہ سارے محلہ پر آرام حرام کر دیا جائے۔ اور ارد گرد کے سب لوگوں کی عبادت خراب کر دی جائے اس کو وہ قلب پر ضرب لگانا کہتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک دل ایسی چیز ہے کہ جس میں لا الہ الا اللہ کو زور سے گھسیڑا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض نے یہ طریق نکال رکھا ہے کہ شعر سنتے اور قوالیاں کرتے اور تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ذکر الٰہی کی مجلس گرم ہو رہی ہے۔ پھر دل بہلاتے ہیں کہ اس میں سے اللہ اللہ کی آواز آ نے غرض عجیب باتیں ایجاد کر لی گئی ہیں۔ کہیں دل بہلائے جاتے ہیں۔ کہیں قلب پر چوٹ لگائی جاتی ہے۔ کہیں روح سے آواز نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور سب نام انہوں نے اپنے آپ ہی رکھے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ قلب سے ذکر بلند کرتے ہیں اور وہ عرش پر سے سجدہ کر کے واپس آتا ہے کبھی کہتے ہیں کہ ہم جسم کے ہر عضو سے اللہ اللہ کی آواز نکالتے ہیں۔

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی بدعات انہوں نے ایجاد کر لی ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتے اور ناچتے ہیں۔ بعض یوں ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص کچھ اشعار پڑھتا ہے اور دوسرے ناچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وجد آ گیا۔ اور غشی طاری ہو گئی۔ پھر مجلس میں بیٹھے بیٹھے یک لخت بہت اونچی آواز سے اللہ اللہ کہہ کر کود پڑتے ہیں۔ تو اس قسم کے عجیب عجیب ذکر نکالے گئے ہیں۔ حالانکہ ان کو مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

ایک مسئلہ ان کے ہاں "تصور شیخ" کا بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تصور شیخ کی بابت پوچھو تو اس کا کوئی پتہ نہیں۔ اصل یہ ہے کہ صالحین اور فانی فی اللہ لوگوں کی محبت ایک عمدہ شئے ہے۔ لیکن حفظِ مراتب ضروری ہے ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

پس خدا کو خدا کی جگہ۔ رسول کو رسول کی جگہ سمجھو اور خدا کے کلام کو دستور العمل ٹھہراؤ اس سے زیادہ چونکہ قرآن کریم میں اور کچھ نہیں تو کونوا مع الصادقین۔ پس صادقوں اور فانی فی اللہ کی صحبت تو ضروری ہے۔ اور یہ کہیں نہیں لکھا گیا کہ تم اسے ہی سب کچھ سمجھو۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ مجھے سب کچھ سمجھ لو۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اتباع کا حکم تو دیا ہے مگر تصور شیخ کا حکم قرآن میں نہیں پایا جاتا"۔

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

مندرجہ بیان سے ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں کس کس قسم کی بدعات نکالی گئی تھیں۔ اور اپنے اور بیگانوں کی طرف سے اسلام پر کس صورت میں حملے کئے گئے ان حالات میں اللہ تعالےٰ نے امت مسلمہ پر رحم فرما کر ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اسلام کو صحیح صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کی مقبولیت تمام ممالک میں بتاتی ہے کہ سلسلہ احمدیہ الٰہی منشاء سے قائم ہوا ہے ؎

انصار اللہ کے لئے
امتحان کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں

انصار اللہ کے زیر اہتمام امتحان (منعقدہ ۱۹ اکتوبر) کے لئے سوالات کے پرچے بیرونی مجالس کو بذریعہ رجسٹری بھجوائے جا چکے ہیں۔ مقامی مجالس انصار اللہ کو یہ پرچے انشاء اللہ ۱۵ اکتوبر تک بھجوا دیئے جائیں گے۔

اس امتحان کے لئے قرآن مجید کے پارہ دوم کے نصف اول کا ترجمہ بطور نصاب مقرر ہے۔ احباب اس میں کثرت سے شریک ہو کر ثواب حاصل کریں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم چوہدری محمد الدین صاحب کاہلوں مرحوم سکنہ چک ۱۲ جھبور نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کا سول ہسپتال لائلپور میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ نقاہت اور کمزوری زیادہ ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ کے درخواست دعا ہے۔

صلاح الدین احمد (ناظم جائداد)

وکیل المال کی ڈاک

تحریک جدید اور تعمیر مساجد بیرون کیلئے احباب جماعت کا جوش و خروش

۱۔ مکرم میجر چوہدری عزیز احمد صاحب بھلو پوری (ضلع لائلپور) تحریر فرماتے ہیں "ایک مبلغ -/۶۳۰ روپے کا کراس چیک ارسال خدمت ہے۔ میرا میری بیوی اور بچیوں کی طرف سے تحریک جدید کے وعدوں کی رقم میرے خیال میں -/۶۳۰ روپے ہی ہے براہ کرم اسے ہمارے حساب میں جمع فرمالیں۔"

۲۔ مکرمی غلام احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید وزیر آباد مطلع فرماتے ہیں "مولوی نور الحق صاحب نے بیرونی ممالک میں مساجد کی اہمیت اور جماعت کی تبلیغی مساعی پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی۔ اختتام تقریر پر خاکسار نے چندہ برائے بیرونی مساجد کی تحریک کی اور خود اپنی فرم کی طرف سے -/۱۵۰ روپیہ کی حقیر رقم پیشکش کی۔ جس پر وزیر آباد کی جماعت کی طرف سے کل -/۱۰۰۰ روپیہ کے وعدہ جات اور وصولی ہوگئی ہے"

۳۔ جمیل الرحمن صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔ "وعدہ تو میں نے سوا بارہ روپیہ کا کیا تھا۔ مگر چونکہ بہت لیٹ ادا کر رہا ہوں۔ اس لئے بطور پنلٹی ۴ روپے زائد ادا کر دیا ہے۔"

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا یہ اجلاس محترم جناب مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے آپ ۳۱ر اگست ۱۹۵۶ء کی صبح کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

نام و پتہ مطلوب ہے

ایک صاحب نے دفتر ہذا سے حضور ایدہ اللہ کے ایک خطبہ کی آٹھ کاپیاں منگوا بھیجی ہیں۔ لیکن خط کے آخر میں نہ اپنا نام لکھا ہے نہ پتہ۔ لفافہ پر ڈاکخانہ کی مہر بھی نہیں پڑھی جاتی۔ اگر یہ سطور ان صاحب کی نظر سے گزریں تو دفتر ہذا کو اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرمائیں۔ تا انہیں حضور ایدہ اللہ کا مطلوبہ خطبہ بھجوایا جا سکے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

مسمی احمد شیر ولد صالح محمد جوئیہ عمر تقریباً ۱۳ سال قد تقریباً پانچ فٹ رنگ گندمی ملیشیا کی کالروالی قمیص پہنے ہوئے ہے۔ مؤرخہ ۴ ستمبر بروز اتوار گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ گھر والے سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر آجائے گھر واپس آنے پر اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

(رائے شمشیر خان جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا)

بقیہ نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ نے ۱۳ر جولائی کی احمدیت کی پہلی کتاب کا جو امتحان دیا تھا۔ اس کا نتیجہ الفضل مورخہ ۱۸ر اگست میں شائع ہو چکا ہے۔ بعض مجالس کا مقررہ تاریخ کو امتحان نہ ہو سکا تھا۔ انہوں نے بعد میں امتحان لے کر پرچے ارسال کئے اسی طرح بعض پرچے کسی غلطی کی وجہ سے مرکز میں بروقت نہ بھیجے گئے۔ ایسے تمام پرچوں کا نتیجہ اب مرتب کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ دونوں معیاروں میں اول و دوم رہنے والے نیچے دے رہی ہیں۔ جن کا پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ان بچوں کے انعامات نیا دہیں انشاء اللہ اجتماع کے موقعہ پر تقسیم کئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نام	جماعت / مقام	نمبر
مبارکہ الٰہ دین	سکندر آباد دکن انڈیا	۲۴
محمد یسین الٰہ دین	"	۲۴
نصیر احمد جماعت ہفتم	مارٹن پور کراچی	۲۳
محمد شمس الحق جماعت پنجم	مارٹن پور کراچی	۲۲
ملک پرویز احمد " ہشتم	" "	۳۲
ملک جاوید احمد خاں جماعت ششم	"	۲۷
راشد اقبال جماعت ششم	حلقہ جنوبی "	۲۲
عبدالرب انور	کراچی ولد مولوی عبدالمالک صاحب	۳۲
نصرت جہاں بنت مولوی عبدالمالک خاں صاحب	کراچی	۲۴
ظفر احمد	جھنگ مگھیانہ	۳۱
مبارک احمد شاہد "	"	۳۰
مبارک احمد ولد عبدالمجید	جھنگ مگھیانہ	۲۵
بشیر احمد	جھنگ مگھیانہ	۲۴
عبدالعزیز	جھنگ صدر	۲۱
شمیم پرویز	"	۱۵
مظفر احمد	"	۲۳

(مہتمم اطفال)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار ڈاکٹر حسن محمد شاہ اذ جنہ تعلقہ ٹنڈو ضلع حیدر آباد)

۲۔ ملک عبدالحفیظ صاحب جہانگیر ہوٹل سیٹھ کراچی کو شدید درد جگر کی تکلیف ہوگئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشیر احمد محمد شفیع بدین ضلع حیدر آباد)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبدالغنی احمدی بھارت نگر گلی ۲ مکان ۲۳ لاہور)

۴۔ میری چھوٹی بچی عزیزہ بدر النساء قریباً بیس روز سے بعارضہ بخار تپ دق چلی آتی ہے۔ بچی کمزور بہت ہوگئی ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید محمد میاں سٹیم لورالائی)

۵۔ محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ ماسٹر منظور احمد صاحب مرحوم (آپ ۵۳ء کے فسادات میں شہید ہوتے تھے) مکان کی چھت گرنے سے شدید زخمی ہوگئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحی لال حویلی۔ اکبری منڈی۔ لاہور)

۶۔ خاکسار کے والد چوہدری شریف احمد صاحب سابق منیجر ایشوا فریقن کمپنی کراچی ۱۹۵۵ء سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ اب قدرے افاقہ تھا۔ لیکن چند دن سے بائیں جانب پھر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد شاہین سیشن کورٹ کراچی)

۷۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں پیچش سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزور بہت ہوگئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مرزا نذیر علی آف قادیان ربوہ ضلع جھنگ۔

۸۔ میں آجکل بہت سی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد رفیق راشیل آئرن ماڈل ٹاؤن بہاولپور)

سول اداروں کو زیادہ سے زیادہ کام میں لایا جائیگا

قوم کے نام جنرل محمد ایوب خان کا نشری پیغام

مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے ۸ر اکتوبر کی شام کو جو ریڈیو پر سے پیغام نشر کیا اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"میں ایسے امور پر آپ سے خطاب کرنیوالا ہوں۔ جو بڑی سنجیدہ نوعیت رکھتے ہیں۔ یہ اشد ضروری ہے کہ آپ یہ باتیں بڑی احتیاط سے سنیں اور انہیں اچھی طرح سمجھیں تاکہ آپ تعمیری انداز سے اپنا کردار ادا کر سکیں۔ صحیح اقدام میں ہی ہم سب کی اور ہماری آئندہ نسلوں کی نجات کا راز مضمر ہے۔

"آپ نے اب تک یہ اعلان سن لیا ہوگا کہ صدر نے آئین منسوخ کر کے سارے پاکستان میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ انہوں نے مجھے مارشل لاء کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ اور پاکستان کی سب مسلح فوجیں میری کمان میں دے دی ہیں۔ یہ ایک انتہائی اقدام ہے جو بڑے تامل لیکن اس یقین کامل کے ساتھ اٹھایا گیا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ اگر یہ قدم نہ اٹھایا جاتا تو ملک کا شیرازہ منتشر ہو جاتا اور پاکستان بالکل تباہ ہو کر رہ جاتا۔ اگر موجودہ انتشار انگیز حالات کو مزید کچھ دیر جاری رہنے دیا جاتا۔ تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہ کرتی۔

"آپ جانتے ہیں کہ افراتفری کے یہ حالات ان خود غرض لوگوں نے پیدا کئے ہیں جنہوں نے سیاسی لیڈروں کا لبادہ اوڑھ کر ملک کو تباہ کر دیا اور ذاتی مفادات کی خاطر ملک کا سودا کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے بعض نے تو یہ کارروائی اپنا حق سمجھ کر کی کیونکہ ان کا دعوےٰ ہے کہ پاکستان انہوں نے ہی قائم کیا تھا۔ بعض دوسرے لوگ نظریۂ پاکستان کے ہی مخالف تھے۔ چنانچہ انہوں نے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے کھلے بندوں کام کیا یا اس کے مسائل کی سنگینی میں اضافہ کرنے کی ہر ممکن سعی کی ان کا مقصد اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا اور ہوس اقتدار پوری کرنا تھا۔ دریں اثناء کمزور اور غیر مستقل حکومتیں انتہائی بے عملی اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس صورت حال کی خاموش تماشائی بنی رہیں۔ انہوں نے حالات کے ابتر ہونے اور نظم و ضبط کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی اجازت دی۔

"قائد اعظم اور قائد ملت لیاقت علی خاں کی وفات کے بعد سے سیاستدانوں نے ایک دوسرے کے خلاف کھلم کھلا جنگ شروع رکھی تھی۔ انہوں نے اس جنگ میں کسی وقت بھی یہ خیال نہیں کیا کہ ملک پر اس کا کتنا بڑا اثر پڑیگا انہوں نے اس جنگ میں گھٹیا درجے کے ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ لیکن کبھی کوئی تعمیری نصب العین پیش نظر نہیں رہا۔ سیاستدانوں نے اس جنگ کے ذریعے صوبائی تعصب، نسلی اور مذہبی اختلافات اور طبقاتی منافرت کے جذبات ابھارے اور ایک پاکستانی کو دوسرے پاکستانی کے خلاف لا کھڑا کیا تاکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ وہ اقتدار کی گدی پر بیٹھ سکیں۔ خواہ ملک کے عوام کے مصائب بیس گنا کیوں نہ بڑھ جائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ چند مستثنیٰ شخصیات بھی ملک میں موجود ہیں۔ لیکن ملک کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے اور چونکہ ان کے حامی اسمبلیوں میں پارٹی بدلنے کے عادی بن چکے ہیں۔ اسلئے یہ برگزیدہ ہستیاں اپنا اثر و رسوخ کھو چکی ہیں۔ با ضمیر آدمی کے لئے مذہب یا پارٹی کی تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے۔ لیکن اسمبلیوں میں ہماری قوم کے یہ نمائندے ہر روز پارٹیاں بدلتے ہیں اور کبھی ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا۔ یہ تھی وہ بنیاد جس پر پاکستان کی جمہوریت کی عمارت کھڑی کی جا رہی تھی اور جس کے لئے اسلام کے مقدس نام سے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مذہب اور ہماری ثقافت میں جو اعلیٰ کردار موجود ہے اسے بالائے طاق رکھ کر ذاتی مفاد کے حصول کے لئے کسی کوشش سے دریغ نہیں کیا جاتا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں اقتصادی، انتظامی، سیاسی اور اخلاقی بدنظمی پیدا ہو گئی۔ جسے موجودہ خطرناک حالات میں کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہر ہے کہ پاکستان اس عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پاکستان کو بہت سی داخلی الجھنیں دور کرنی ہیں۔ اور بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ملک کے حالات مستحکم ہوں۔ قدرتی طور پر پاکستانی عوام محب وطن ہیں وہ بردبار اور متحمل مزاج ہیں۔ اور وہ وطن اور قوم کی خاطر بہت کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ پاکستانی عوام ذہین بھی ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ حالات روز بروز بگڑتے جائیں وہ اس وقت تک اپنے آپ کو بے بس پاتے رہے ہیں۔ غالباً اسی کی وجہ یہ تھی کہ وہ فوج سے بالا بالا کچھ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ ظاہر ہے فوج پر انہیں پورا اعتماد تھا۔ جو ماضی میں نہایت وفاداری کے ساتھ ان کی خدمات انجام دیتی رہی ہے۔ البتہ چونکہ عوام کی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اور ان کی ذہنی کوفتیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ لہذا فوج پر بھی ان کا بھروسہ کم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ عوام بے ضمیر سیاستدانوں کے حیلوں سے تنگ آ چکے ہیں جو عوام کے وطن عزیز کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی تگ و دو کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاستدانوں کے اقدامات کے بارے میں فوج کا بھی یہی احساس تھا۔ لیکن وہ بعض وجوہ کی بنا پر خاموش تھی۔ میں اپنے ہم وطنوں سے ان وجوہ کو پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا۔

فوج کا طرز عمل

جنرل محمد ایوب خان نے کہا کہ ہم قیام پاکستان سے اس وقت تک ملک کے داخلی مسائل کو اچھی طرح دیکھتے اور سمجھتے رہے ہیں۔ ہمیں پاکستان کے بیرونی خطرات کا بھی ہمیشہ احساس رہا ہے۔ ہم پاکستان کے محدود وسائل سے بھی آگاہ رہے ہیں۔ ہماری شروع سے یہی خواہش رہی ہے کہ پاکستان میں ایسی قومی فوج قائم ہو جو سیاسیات سے بے نیاز رہ کر اپنے فرائض کی بجا آوری پر معروف رہے اور اس میں ملک کی حفاظت کرنے کی بھی پوری صلاحیت ہو۔ میں ہمیشہ اپنے ہم وطنوں سے کہتا رہا ہوں کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ملک کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں جس میں صحیح جمہوریت پنپ سکے۔ اور ملک کا مستقبل درخشاں ہو۔ لیکن ہم ہمیشہ سیاسیات سے الگ رہے ہیں۔

عوام ممکن ہے آگاہ نہ ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ مسٹر غلام محمد مرحوم نے بھی کئی دفعہ مجھے ملک کا نظم و نسق فوج کے حوالے کرنے کی ترغیب دی تھی لیکن میں ہمیشہ انکار کرتا رہا۔ میرے انکار کی وجہ میرا یہ خیال تھا کہ میں فوج کے کمانڈر انچیف ہی کی حیثیت سے ہی ملک کی بہتر خدمت کر سکتا ہوں۔ البتہ مجھے تھوڑی سی امید بھی تھی کہ بعض سیاستدان موقع کی نزاکت کو سمجھ کر میدان میں کود پڑیں گے اور وہ ملک کی ایسی رہنمائی کریں گے جس سے ملک کا مستقبل تابناک ہو جائے گا۔ لیکن واقعات نے بتا دیا ہے۔ کہ میری یہ امیدیں غلط تھیں۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ ہمارا ملک نشانہ تضحیک بن گیا ہے۔ اب ہمیں صورت حال کی اصلاح کے لئے مناسب قدم اٹھانا ہے۔

جمہوریت کی بحالی

میں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں بتلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد جمہوریت کی بحالی ہے۔ لیکن جمہوریت ایسی ہونی چاہئیے جس پر عوام عمل کر سکیں اور جو عوام کے نزدیک قابل عمل ہو۔ یقیناً وقت آنے پر عوام سے اس سلسلہ میں رائے طلب کی جائے گی۔ لیکن حالات ہی بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ وقت کب آئے گا اس اثناء میں ہمیں ہر حالت میں گھر کی اصلاح کرنی ہے۔ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کی طرف ہمیں فوری توجہ دینی چاہیئے۔ البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو لمبے عرصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ مسائل کو حل کریں۔ لیکن اس سلسلہ میں عوام کے تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ میں عوام سے التماس کروں گا کہ وہ اپنی کوشش تیز تر کر دیں۔ پاکستان کے استحکام کا یہی وقت ہے اور اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ عوام ہمارا ساتھ دیں۔ خالی نعرے بازی کام نہیں دیتی۔ اس وقت بعض امور ایسے ہیں کہ ہم ان کی اصلاح کر سکتے ہیں البتہ بعض ایسے امور ہیں کہ وہ ہمارے بس کا روگ نہیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں حل کی کوشش کرنی چاہیئے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

سول اداروں سے استفادہ

جنرل محمد ایوب خاں نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ مارشل لاء کے احکام کی تعمیل میں سول اداروں کو زیادہ سے زیادہ حد تک استعمال کیا جائے۔ فوجی اداروں کو حتی الوسع کم سے کم حد تک استعمال کیا جائے گا۔ فوج بدستور اپنے اصل فرض کی بجا آوری میں مصروف رہے گی جسے دفاع کہا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ سرکاری افسروں کی کام چوری۔ نا اہلیت۔ رشوت۔ بدعنوانی۔ ذخیرہ اندوزی۔ سمگلنگ۔ چوربازاری اور سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے سول قوانین کے استحکام کے لئے فوجی قواعد بھی نافذ کئے جائیں گے۔ ایسے مسائل کے متعلق شدید ترین کارروائی کی جائے گی۔ اور ان کا جلد فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی بدعنوانی کے انسداد کے لئے کوئی فروگذاشت نہیں ہونے دی جائے گی۔ اور شدید کارروائی کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو امن پسند شہریوں کے لئے بالکل محفوظ بنا دیا جائے۔

چونکہ مارشل لاء عام طور پر سول اداروں کی وساطت سے چلایا جائے گا۔ لہذا میں سول اداروں سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے اس ناخوشگوار فرض کو وفاداری اور انصاف کے ساتھ ادا کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ سول اداروں کو اتنا کام دکھانے کا ویسا موقع ملا ہے۔

لبنان میں ناظم اکاری کو نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا

نئی کابینہ چار فوجی اور دو غیر فوجی وزیروں پر مشتمل ہوگی

بیروت ۱۰ اکتوبر۔ صدر فواد شہاب نے رشید کرامی کی کابینہ کا استعفیٰ منظور کر کے ناظم اکاری کو نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ نئے وزیر اعظم اس سے پیشتر وزارت عظمیٰ کے ڈائریکٹر جنرل رہ چکے ہیں۔ نئی کابینہ چار فوجی اور دو غیر فوجی وزیروں پر مشتمل ہوگی۔ اور اس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا توازن قائم رکھا جائیگا۔

جنرل فواد شہاب جب سے صدر منتخب ہوئے ہیں وہ قوم کے مختلف طبقات میں مصالحت کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور نئے وزیر اعظم کا تقرر اسی کوشش کا ایک جزو ہے۔ یاد رہے کہ صدر شہاب کے انتخاب کے بعد سابق باغی وفادار بن چکے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ نئی کابینہ دو متضاد گروہوں میں مفاہمت کرانے اور ملک میں امن قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

کوالالمپور ۱۰ اکتوبر۔ ریڈ کے باغات میں کام کرنے والے گیارہ سو بھارتیوں کو واپس بھارت واپس بھیجا جا رہا ہے۔ کیونکہ اب ان کی خدمات کی ضرورت نہیں۔

پشاور میں اجناس خوردنی کے نرخ مقرر کر دیئے گئے

سماج دشمن عناصر کے خلاف زبردست مہم کا آغاز

پشاور ۱۰ اکتوبر۔ سول افسروں نے علاقہ پشاور کے ناظم مارشل لاء میجر جنرل بختیار رانا کی ہدایت کے مطابق مارشل لاء کے سارے علاقے میں سماج دشمن عناصر کے خلاف زبردست مہم شروع کر دی ہے تاکہ وہ ایسی سرگرمیوں کی روک تھام کر سکیں جو صحت عامہ، عوام کے اخلاق اور ان کے تحفظ پر برا اثر ڈال رہی ہیں۔

آج صبح اس سلسلے میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں پشاور کے مارشل لاء کے علاقے کے عوام کی متعدد مشکلات دور کرنے کے بارے میں کئی فیصلے کئے گئے۔ اس اجلاس میں لفٹیننٹ کرنل خلیل احمد، ڈپٹی کمشنر پشاور، سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس صدر، ایگزیکٹو آفیسر پشاور میونسپل کمیٹی، ڈپٹی ڈائرکٹر خوراک اور ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے شرکت کی۔

اجلاس کے فیصلوں کے مطابق سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور کارخانہ داروں کو جمع کر کے انہیں آخری انتباہ کریں گے کہ وہ ملاوٹ ترک کر دیں ورنہ ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ اسی طرح ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک ڈپو ہولڈروں کو متنبہ کریں گے کہ وہ آٹے میں ملاوٹ کرنے سے باز آجائیں۔ میجر جنرل بختیار رانا کی ہدایت کے مطابق پشاور کے مارشل لاء کے علاقے کا نظم و نسق پانچ حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔

اشیائے خوردنی کے نرخ

آج کے اجلاس میں بعض ضروری اشیاء کے حسب ذیل نرخ بھی مقرر کر دیئے گئے:۔ دنبے کا گوشت ڈھائی روپے فی پشاوری سیر۔ بکری کا گوشت سوا دو روپے فی پشاوری سیر۔ گائے کا گوشت ایک روپیہ فی پشاوری سیر۔

پشاور شہر اور صدر کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس قصابوں کو جمع کر کے انہیں انتباہ کریں گے کہ اگر کسی نے اس سے زیادہ دام وصول کئے تو مارشل لاء کے تحت اسے سخت سزا دی جائے گی۔ یاد رہے پشاوری سیر ایک سو پانچ تولے کا ہوتا ہے۔

نظم و ضبط

مارشل لاء کے حکام نے عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ نظم و ضبط سیکھیں اور روزمرہ کے کاموں میں باقاعدگی سے مصروف رہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک نظرثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی مقررہ فارموں پر جو میرے دفتر سے تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر ۲۴ اکتوبر کو ہی حاضرین کے سامنے دو بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد تکمیل
(i)	جسٹر چک امرو سیکشن میں واقعہ جسٹر اور نورکوٹ ریلوے سٹیشنوں کے درمیان سیلاب ۱۹۵۵ء سے نقصان زدہ ریلوے لائن کے کناروں کی درستی، شگافوں کو پر کرنا اور پتھری کو دوبارہ ترتیب دینا۔	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ	دو ماہ
(ii)	سیالکوٹ ناروال سیکشن میں واقعہ پسرور اور قلعہ سوبھا سنگھ ریلوے سٹیشنوں کے درمیان سیلاب سے نقصان زدہ ریلوے لائن کے کناروں کی درستی، شگافوں کو پر کرنا۔ اور پتھری کو دوبارہ ترتیب دینا۔	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ	دو ماہ

(۲) وہ ٹھیکیداران جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ۱۴ اکتوبر سے قبل اپنے نام فہرست میں اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کرا سکتے ہیں۔ اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔ زرِ ضمانت جناب ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۴ اکتوبر سے قبل جمع کروا دینا ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا۔

ٹنڈروں میں پرسنٹیج ریٹ کامل اعداد میں درج ہونا چاہیئے۔ کسور پر مشتمل نرخ قابل نامنظوری ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

NO-128-M/14/2/58